65572 ـ كيا نماز تراوايح جماعت كے ساتھ ادا كى جائيں يا اكيلے؟ اور كيا رمضان ميں قرآن كريم ختم كرنا بدعت ہے ؟

سوال

ميں نے سنا ہے كہ جس طرح نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے تين بار كے علاوہ اكيلے نماز تراويح ادا كى ہے اسى طرح اكيلے ادا كرنا مندوب ہے، تو كيا يہ بات صحيح ہے ؟
ميں نے يہ بھى سنا ہے كہ رمضان المبارك ميں نماز تراويح ميں پورا قرآن مجيد ختم كرنا بدعت ہے؛ كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايسا نہيں كيا، كيا يہ صحيح ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

رمضان المبارك ميں نماز تراويح اور قيام باجماعت بھى مشروع ہے، اور اكيلے بھى مشروع ہے، اور جماعت كے ساتھ ادا كرنا اكيلے نماز تراويح ادا كرنے سے افضل ہے، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے كئى راتيں صحابہ كرام كو باجماعت قيام كروايا ہے.

صحيحين ميں ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے حديث مروى ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے تين راتيں صحابہ كرام كو قيام كروايا، اور جب تيسرى يا چھوتى رات تھى تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم گھر سے نہ نكلے، اور جب صبح ہوئى تو فرمايا:

" ميں تمہارى طرف اس ليے نہيں نكلا كہ مجھے خدشہ تھا كہ كہيں تم پر فرض نہ كر ديا جائے"

صحيح بخارى حديث نمبر (1129).

اور مسلم كے الفاظ يہ ہيں:

ليكن ميں اس سے ڈرا كہ تم پر رات كى نماز فرض كى دى جائے اور تم اسے ادا كرنے سے عاجز رہو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (761).

لہذا نماز تراویح کی جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے، اور نبی کریم صلی اللہ وسلم نے تسلسل کے ساتھ جماعت نہ کروانے کا سبب اور مانع بھی ذکر کر دیا، وہ یہ کہ کہیں فرض نہ کر دی جائے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے یہ خوف اور خدشہ زائل ہو چکا ہے، کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو وحی منقطع ہو گئی، تو اس طرح اس کی فرضیت کا خدشہ جاتا رہا.

لہذا جب علت جو کہ فرض ہونے کا خدشہ اور خوف تھا وہ وحی منقطع ہو جانے سے زائل ہو چکی تو اس وقت اس کی سنت واپس پلٹ آئے گی.

دیکھیں: الشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین (4 / 78).

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور اس میں ہے کہ: رمضان المبارک کا قیام کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں سے ہے، قیام کرنا مرغوب و مندوب ہے، اور جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسی چیز کا احیا کیا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھی اور ان کی رضا تھی، اور اس قیام پر مواظبت سے منع صرف اس لیے کیا گیا کہ کہیں امت پر فرض نہ ہو جائے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے لیے بڑے نرم اور خیر خواہ تھے.

جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ معلوم کیا اور انہیں یہ معلوم تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے بعد فرائض میں نہ تو کمی کی جا سکتی ہے، اور نہ ہی زیادتی، تو انہوں نے لوگوں کے لیے اس کا احیا کیا اور لوگوں کو قیام کرنے کا حکم دیا، اور یہ دس ہجری میں تھا، یہ سب اللہ تعالی کا ان پر فضل و کرم تھا.

دیکھیں: التمہید (8 / 108 - 109).

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام نماز تراویح باجماعت بھی اور اکیلے بھی ادا کرتے رہے، حتی کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں ایک امام کے پیچھے جمع کر دیا.

عبد الرحمن بن عبد القاری بیان کرتے ہیں کہ میں رمضان المبارک کی ایک رات عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ مسجد نبوی گیا تو لوگ متفرق اور تقسیم تھے، کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ رہا تھا، اور کوئی شخص نماز پڑھا رہا تھا اور اس کے پیچھے کچھ لوگ نماز ادا کر رہے تھے، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے میں سمجھتا ہوں کہ اگر انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے، اور پھر انہوں نے اس کا عزم کرتے ہوئے سب

لوگوں کو ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ کے پیچھے جمع کر دیا، پھر میں ایك اور رات میں نکلا تو لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے: یہ بدعت اچھی ہے، اور جو لوگ اس سے سوئے ہوئے ہیں وہ قیام کرنے والوں سے افضل ہیں ۔ یعنی رات کے آخری حصہ میں قیام کرنے والے ۔ اور لوگ رات کے شروع میں قیام کرتے تھے.

صحیح بخاری حدیث نمبر (1906).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے قول" یہ اچھی بدعت ہے" سے بدعت کو جائز قرار دینے والوں کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں:

رمضان المبارك کا قیام کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے مسنون کیا ہے، اور ا نہیں کئی راتیں باجماعت نماز تراویح پڑھائی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد مبارك میں لوگ باجماعت اور اکیلے بھی قیام کیا کرتے تھے، لیکن ایك جماعت پر مدامت نہیں کی گئی تاکہ ان پر فرض نہ کی دی جائے، اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو شریعت میں استقرار پیدا ہو چکا تھا.

اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں ایك امام ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ کے پیچھے کر دیا جنھوں ان کے حکم سے لوگوں کی جماعت کروائی، اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ خلفاء راشدین میں سے ہیں، جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میری اور میرے بعد خلفاء راشدین المھدیین کی سنت پر مظبوطی سے عمل کرو، اور اسے دانتوں سے پکڑو" یعنی داڑھ سے، کیونکہ اس میں زیادہ قوت ہے، اور ان کا یہ فعل سنت ہے، لیکن ان کا یہ کہنا کہ: یہ بدعت اچھی ہے، کیونکہ یہ لغوی بدعت ہے، کیونکہ انہوں نے وہ کام کیا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارك میں نہیں کرتے تھے، یعنی اس طرح ایك امام پر جمع ہونا، اور یہ شریعت میں سے سنت ہے"

دیکھیں: مجموع الفتاوی (22 / 234 ـ 235).

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (21740) اور (45781) کے جواب ضرور دیکھیں.

دوم:

رمضان المبارك میں نماز میں یا بغیر نماز کے قرآن مجید کی تلاوت کر کے ختم کرنا بہت اچھا کام ہے، جبریل امین علیہ السلام ہر رمضان المبارك میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے، اور جس سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اس سال رمضان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوبار انہوں نے

قرآن مجید کا دور کیا.

اس کا بیان سوال نمبر (66504) کے جواب میں گزر چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .